بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ — ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ * ۲۸ امان ۱۳۵۸ ہش * ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء — نمبر ۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ مارچ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ کل صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کا اجلاس

مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعرات شام ساڑھے چار بجے جامعہ ہال میں طلبائے سابق جامعہ احمدیہ ، جامعۃ المبشرین و مبلغین کلاس کو ایک دعوتِ چائے دی جائے گی محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اس تقریب کی صدارت فرمائیں گے۔ آخر میں مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ کے انتخابات ہوں گے جملہ طلبائے سابق جامعہ احمدیہ (مبلغین و مربیانِ کرام وغیرہ) سے درخواست ہے کہ بروقت تشریف لاکر اجلاس کی رونق میں اضافہ فرمائیں۔

(جنرل سیکرٹری مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ)

ضروری اعلان

میٹرک کے امتحان دیر سے ختم ہونے کی وجہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس اب مورخہ ۲۷ اپریل تا ۱۱ مئی ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی، انشاء اللہ ۔ قائدین سے التماس ہے کہ سَو فیصد نمائندے بھجوائیں۔

(مہتمم تربیت)

ضروری اعلان برائے ناصرات

ناصرات الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ امتحان ۲۵ مئی بروز جمعہ منعقد ہوگا۔ ناصرات کی تمام سیکرٹریوں سے گزارش ہے کہ وہ سَو فیصد ناصرات کو نصاب کے مطابق امتحان کی تیاری کروائیں۔ نصاب لائحہ عمل کے صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴، ۱۵ پر درج ہے۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزی)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

دُنیا میں انسان خدا کیلئے جو دُکھ اُٹھاتا ہے اُس کا بدلہ خدا اُسے آخرت میں دے گا

یہ جہان تو تخم ریزی کا جہان ہے اور ایسے مواقع حاصل کرنے کیلئے ہے جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو

ارشادِ باری تعالیٰ :۔

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ (البقرہ آیات ۱۵۶ تا ۱۵۸)

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور ثمرات کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے اور (اے رسول!) تو اِن صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنا دے۔ ان پر جب بھی کوئی مصیبت آئے (تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُہٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ ، یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ ، رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب کبھی مَیں اپنے بندے کو اُس کی دو محبوب چیزوں میں مبتلا کر دیتا ہوں (دو محبوب چیزوں سے مراد آنکھیں ہیں یعنی ان کی بینائی ختم کر دیتا ہوں) اور وہ صبر کرتا ہے تو مَیں اس کے بدلہ میں اُسے جنّت عطا کرتا ہوں۔ (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام :۔

جن کو اللہ تعالیٰ دُنیا میں تکالیف دیتا ہے اور جو لوگ خود خدا تعالیٰ کے لئے دُکھ اُٹھاتے ہیں، ان دونوں کو خدا تعالیٰ آخرت میں بدلہ دے گا۔ دُنیا تو چلنے کا مقام ہے، رہنے کا نہیں۔ اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کے رکھتا ہے تو خوشی کا مقام نہیں۔ یہ سب آرام اور دُکھ ختم ہونے والے ہیں۔ اور اس کے بعد ایک ایسا جہان آنے والا ہے جو دائمی ہے۔ جو لوگ اس مختصر جہان میں انسانی بناوٹ میں فرق اور کمی بیشی دیکھ کر دوسرے جنم کے گناہوں اور عملوں پر محمول کر لیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ وہ یہ معلوم نہیں کرتے کہ آخرت کا ایک بڑا جنم آنے والا ہے اور جن کو خدا تعالیٰ نے پیدائش میں کوئی نقص عطا کیا ہے اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود بخود خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دُکھوں میں ڈال دیا ہے ۔ ان دونوں کو وہاں چل کر بدلہ ملے گا۔ یہ جہان تو تخم ریزی کا جہان ہے اور ایسے مواقع حاصل کرنے کے واسطے ہے جن سے خدا تعالیٰ راضی ہو۔ (ملفوظات جلد ہفتم صہ ۹۳)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۸ امان ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیطان کے وسوسوں اور حملوں سے بچانے والی ڈھال

شیطان نے انسانوں کو ورغلانے اور بہکانے کی خدا تعالیٰ سے یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ تک مہلت مانگی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ انسانوں کو ہر حیلے اور بہانے بہکانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ وہ دلوں میں وسوسے ڈال کر انہیں راہِ حق سے بھٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو لوگوں کا کھلا دشمن قرار دے کر انہیں اس کے بہکاوے میں آنے سے منع کیا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرہ آیات ۱۶۹، ۱۷۰)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ وہ تمہیں تلقین کرتا ہے بدی اور بے حیائی کی اور اس بات کی کہ تم اللہ کے متعلق جھوٹ باندھ کر وہ بات کرو جو تم نہیں جانتے۔

شیطان کی پیروی نہ کرنے اور اس کے بہکاوے میں نہ آنے کی خدا تعالیٰ نے اس لئے زور دے کر تلقین فرمائی ہے کہ ہر چند کہ شیطان انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے لیکن وہ اس پر چھپ کر حملہ کرتا ہے اور اس ہوشیاری اور ملمع سازی سے حملہ آور ہوتا ہے کہ انسان کو نہ صرف یہ کہ اس کی خبر نہیں ہوتی بلکہ وہ شیطان کے قدم بقدم چلنے کے باوجود سمجھتا یہ ہے کہ وہ ہدایت کے راستہ پر گامزن ہے اور اس کے پائے ثبات میں ذرا بھر بھی لغزش نہیں آئی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی خبردار فرمایا:۔

اِنَّهُمْ لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ (الزخرف آیت ۳۸)

ترجمہ:۔ وہ (یعنی شیطان اور اس کے چیلے) ان کو سچے راستہ سے روکتے ہیں مگر باوجود اس کے وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ سچے راستہ پر گامزن ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کی اس ملمع سازی، ابلہ فریبی اور خفیہ حملوں سے خبردار ہی نہیں فرمایا بلکہ اس طریق پر بھی روشنی ڈالی ہے جس پر گامزن ہو کر مومن اس کے حملوں اور ان کی ہلاکت آفرینی سے بچ سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اس نے دو باتوں کی تلقین فرمائی ہے۔ اول یہ کہ وہ شیطانی حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے خدا تعالیٰ سے اس کی پناہ مانگتے رہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ذکر الٰہی سے کبھی اور کسی حال میں بھی غافل نہ ہوں۔ جہاں تک مسلسل دعاؤں کے ذریعہ شیطانی وسوسوں اور حملوں کے خلاف خدا تعالیٰ سے پناہ مانگنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ حکم کی شکل میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ (الاعراف آیت ۲۰۱)

ترجمہ:۔ (اے مخاطب!) اگر تجھے کبھی شیطانی وسوسہ آئے تو (دعاؤں میں مشغول رہ کر) اللہ کی پناہ مانگ۔ یاد رکھ! وہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اسی طرح شیطان کے حملوں سے بچنے کے تعلق میں اللہ تعالیٰ ذکر الٰہی کی اہمیت اور افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ○ (الاعراف آیت ۲۰۲)

ترجمہ:۔ متقیوں کا شیوہ یہ ہے کہ جب کوئی شیطانی خیال بار بار ان کے دل میں آنے لگتا ہے تو وہ یادِ الٰہی میں مصروف ہو جاتے ہیں (اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے) کہ یکایک ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں (اور وہ شیطان کے حملہ سے باخبر ہو کر اس سے بچ جاتے ہیں)۔

"خدا کی راہ میں کل قویٰ اور خواہشوں کو قربان کر ڈالو"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء کو خطبہ عید الاضحی ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر قربانی کرتے ہو تو ابراہیمی قربانی کرو۔ زبان سے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ کہتے ہو تو روح بھی اس کے ساتھ متفق ہو۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتے ہو تو کر کے بھی دکھلاؤ۔

غرض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس کی فرمانبرداری اور تعمیل حکم کے لئے جو اسلام کا سچا مفہوم اور منشاء ہے کوشش کرو۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہزاروں ہوں گے اور دنیا کی ایچا پیچی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے کل قویٰ اور خواہشوں کو قربان کر ڈالو اور رضاء الٰہی میں لگا دو تو پھر نتیجہ یہ ہو گا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (تیرے دشمن ابتر ہوں گے)۔

انسان کی خوشحالی اس سے بڑھ کر کیا ہو گی کہ خود اسکو راحتیں اور نصرتیں ملیں اور اس کے دشمن تباہ اور ہلاک ہوں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز اور اپنی قربانیوں میں دکھا دیا کہ وہ ہمارا ہے۔ ہم نے اپنی نصرتوں اور تائیدوں سے بتا دیا کہ ہم اسکے ہیں اور اس کے دشمنوں کا نام و نشان تک مٹا دیا۔ آج ابوجہل کو کون جانتا ہے۔ ماں باپ نے تو اس کا نام ابوالحکم رکھا تھا مگر آخر ابوجہل ٹھہرا۔ وہ سید الوادی کہلاتا مگر بدترین مخلوق ٹھہرا۔ وہ بلال جس کو ذلیل کرتے، ناک میں نکیل ڈالتے اس نے اللہ تعالیٰ کو مانا۔ اسی کے سامنے انکو ہلاک کر کے دکھا دیا۔ غرض خدا کے ہو جاؤ وہ تمہارا ہو جائے گا۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہزاروں ہزار اعتراض مرزا صاحب پر کرتے ہیں مگر وہ وہی اعتراض ہیں جو پہلے برگزیدوں پر ہوئے۔ انجام بتا دے گا کہ راستباز کامیاب ہوتا ہے اور اسکے دشمن تباہ ہوتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے وہی کامیاب ہوتا ہے ورنہ نامراد ہوتا ہے۔ پس ایسے بنو کہ خواہش اٹھے تو وہ اسی وقت آئے۔ مگر تم کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہنا ہے۔ یاد رکھو کہ مرکر اور مرتے ہوئے بھی اللہ کے ہو۔ وہ ایسے نہیں مرتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق دے۔ جو اپنی اصلاح نہیں کرتا اور اپنا مطالعہ نہیں کرتا وہ بیکار ہے۔ دنیا کے ایچ پیچ کام نہیں کرتے۔ کام آنے والی چیز نیکی اور اعمالِ صالحہ ہیں۔ خدا سب کو توفیق عطا کرے۔ آمین"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

الغرض خدا کی پناہ میں آنے کے لئے مسلسل دعا اور ذکر الٰہی میں شغف وہ ڈھال ہے جس سے انسان شیطانی حملوں سے محفوظ ہو کر خدا تعالیٰ کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ جو شخص اس ڈھال سے فائدہ نہیں اٹھاتا وہ شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسا انسان گویا خود شیطان کو دعوت دیتا ہے کہ وہ آئے، اس پر حملہ آور ہو اور اسے اپنا شکار بنا لے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس ڈھال سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کو خبردار فرمایا ہے کہ:۔

وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ○ (الزخرف آیت ۳۷)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی رحمٰن (خدا) کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطانی خصلت وجود کو مستولی کر دیتے ہیں اور وہ اس کا ہر وقت کا ساتھی ہو جاتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دعا میں سستی کرنے اور ذکر الٰہی سے غفلت برتنے کے معنی یہ ہیں کہ ایسا انسان ڈھال پھینک کر اپنے آپ کو شیطان کے حملوں کی زد میں لے آتا ہے حتیٰ کہ شیطان اس کا خیر خواہ بن کر اس کے قریب آ جاتا ہے اور اس کا ہر وقت کا ساتھی بن کر اسے راہِ حق سے بھٹکا کر ہی دم لیتا ہے۔ انسان کی عافیت اسی میں ہے کہ وہ ہمیشہ دعاؤں اور ذکر الٰہی کی ڈھال کے پیچھے رہے تاکہ شیطان اس پر حملہ کرنے کی جرأت ہی نہ کر سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام

○ تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد ○ ذیلی تنظیموں کے اجتماع ○ تقسیم لٹریچر ○ تبلیغی و تربیتی دورے
○ مجلس مشاورت کا انعقاد ○ دو نئی جماعتوں کا قیام ○ ۵۳۴ افراد کا قبولِ احمدیت

(مکرم حسن بصری صاحب مبلغ مقیم جاکرتہ، انڈونیشیا)

(۲)

مبلغین کرام کی رپورٹوں کا خلاصہ

مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ میدان اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ہفتہ وار اجلاس اور اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کی روزانہ تربیتی کلاس باقاعدہ جاری ہیں۔ مغرب تا عشاء روزانہ قرآن کریم اور احادیث النبیؐ کا درس ہوتا ہے۔ جس میں جماعت کے مرد و زن بڑے شوق سے شامل ہوتے ہیں۔ درس کے بعد سوالات کا موقع دیا جاتا ہے۔

۲۱ اپریل ۱۹۷۸ء کو جماعت TEBING TINGGI کا دورہ کیا۔ جو میدان سے ریل کے ذریعہ دو گھنٹہ کا سفر ہے۔ یہاں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور بعد نماز جمعہ ایک اجلاس بلا کر انتخاب کروایا گیا۔ احمدی مستورات کی اس تنظیم کو تلقین کی گئی کہ وہ اپنا ہفتہ واری اجلاس بلایا کریں۔

۱۱ مئی کو TANJUNG BALAI گیا جو میدان سے دو صد کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں چند احمدی گھرانے ہیں۔ خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو بعض ضروری نصائح کیں۔

۲۲ مئی کو مکرم نصیون محمود صاحب ایڈووکیٹ کو ساتھ لے کر عزیزم خیر الدین صاحب (طالب علم جامعہ احمدیہ) کے والد محترم کو ملنے کے لئے ان کے گاؤں گیا۔ ہم مقامی افسران اور وہاں کے امام صاحب سے ملے۔ ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا اور انہیں احمدیت کے قیام کی غرض و غایت بتائی۔

جولائی کے شروع میں سنگاپور اور ملیشیا کے دورہ پر گیا۔ وہاں ڈیڑھ ماہ قیام رہا۔ ایک لمبے عرصہ سے مبلغ نہ ہونے کی وجہ سے جماعتوں میں تربیت کی کمی ہے۔ ہمارے دورہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضل سے حالات کچھ بہتر ہو گئے ہیں۔

کوالالمپور میں جماعت کی بہتری اور ترقی کے لئے عہدہ داران کا نیا انتخاب ضروری تھا۔ اس لئے ۳۰ جولائی کو بروز اتوار بوقت دس بجے صبح دوستوں کو مسجد میں جمع کر کے انتخاب کروایا گیا۔ مکرم جیکو زین العابدین صاحب جو محکمہ تعلیم میں اچھے عہدے پر فائز ہیں کثرت رائے سے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر محی الدین صاحب کو علی الترتیب وائس پریذیڈنٹ اور جنرل سیکرٹری چنا گیا آخر الذکر بزرگ ایک لمبے عرصہ تک جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر کام کرتے رہے ہیں۔

سنگاپور اور کوالالمپور کے بعد خاکسار نے سبا (SABAH) کا دورہ بھی کیا۔ جہاں دو ہفتے قیام رہا۔ سنڈاکن شہر میں ایک صد احباب بیعت کر چکے ہیں۔ جن میں سے اکثر فلپائن کے رہنے والے ہیں۔ لیکن سنڈاکن میں لمبے عرصہ سے مقیم رہنے کی وجہ سے سبا (ملیشیا) کی شہریت حاصل کر چکے ہیں۔ جماعت کے دوست روزانہ ملنے کے لئے آتے رہے۔ اور روزانہ گھنٹوں دینی مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ نماز تراویح میں ۳۵ کے قریب دوست روزانہ شامل ہوتے رہے۔ نماز تراویح کے بعد خاکسار درس قرآن بھی دیتا رہا۔ جس کے بعد سوال و جواب کی صورت میں رات کے گیارہ بجے تک روزانہ دینی مسائل پر گفتگو ہوتی۔

مکرم صالح الشبیبی صاحب مبلغ جوگجاکرتا (وسطی جاوا) لکھتے ہیں۔

انڈونیشیا میں معراج النبیؐ کا دن ہر سال منایا جاتا ہے۔ شہر پرووکرتو PURWO KERTO میں معراج النبیؐ کی تقریب منعقد کی گئی جس میں غیر از جماعت علماء کو بھی دعوت دی گئی۔ اس تقریب میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوست شامل ہوئے۔ ۷۰ کے قریب یونیورسٹی کے طلباء بھی شامل ہوئے۔

ہماری تقریبات میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ ان میں تقاریر کے بعد سوالات کا موقع دیا جاتا ہے۔ جو سامعین کرام کے لئے دلچسپی کا موجب ہوتا ہے۔ اس موقع پر اصل موضوع کے علاوہ احمدیت کے متعلق بھی سوالات کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس تقریب کے موقع پر ۵۰ کے قریب تحریری سوالات کئے گئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

جوگجاکرتا شہر میں بھی جلسہ معراج النبیؐ منعقد کیا گیا۔ پرووکرتو کی طرح اس میں احباب نے دلچسپی لی۔ حاضرین میں سے اکثریت طلباء اور لیکچراروں کی تھی۔ جوگجاکرتا سے فارغ ہو کر خاکسار سمارنگ گیا۔ جہاں شام کو جلسہ معراج النبیؐ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت دوستوں کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔

جولائی کے شروع میں جوگجاکرتا میں یونیورسٹی سٹوڈنٹس کی ایک تنظیم کی دعوت پر خاکسار نے "اسلام عصر حاضر میں" کے موضوع پر تقریر کی۔

سمارنگ کے علاقہ میں اکتوبر ۱۹۷۸ء کے شروع میں گیارہ افراد نے بیعت کی۔ ۷ اکتوبر کو جوگجاکرتا شہر میں جہاں خاکسار مقیم ہے یونیورسٹی کے تین طلباء نے احمدیت قبول کی۔ ان تمام احباب کی استقامت اور ان کے ازدیادِ ایمان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عید الفطر کے موقعہ پر خاکسار نے حکومت کے بڑے بڑے افسران اور شہر کے سرکردہ لوگوں سے ملاقات کا پروگرام بنایا۔ اس سلسلہ میں عید کے تیسرے روز جماعت محمدیہ کے پریذیڈنٹ جناب عبد الرزاق صاحب سے ملاقات کی۔ جماعت محمدیہ ملک کی سب سے بڑی اور بااثر انجمن ہے اور ملک کے ہر بڑے شہر اور قصبہ میں اس جماعت کے قائم کردہ ہسپتال اور سکول ہیں

خاکسار جناب ڈاکٹر احمد محمود صاحب غیر مبایع سے بھی ملا۔ انہوں نے گفتگو کے دوران بتایا کہ میں آپ کی جماعت کی ہر کتاب جو انگریزی یا انڈونیشین میں مل سکتی ہے پڑھتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت کی طرف سے شائع کردہ تفسیر القرآن (انگریزی) بھی خریدوں۔ یونیورسٹی میں اور دوسرے مواقع پر اسلام کے متعلق لیکچروں میں آپ کی کتب سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اور لوگ اسی وجہ سے زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔

پروفیسر مصطفیٰ غزالی صاحب چھ برس تک وزیر مذہب رہے ہیں۔ اور اب اسلامی یونیورسٹی جوگجاکرتا سے منسلک ہیں۔ انہیں ہمارے لٹریچر سے دلچسپی ہے۔ جناب پروفیسر سونارپو ایک مسلمان لیڈر ہیں۔ وزیر داخلہ رہ چکے ہیں۔ آپ اسلامی یونیورسٹی کے پہلے ریکٹر تھے پروفیسر سونڈو اور جنرل محمد یوردن دونوں غیر مبایع ہیں۔ اور ہمارے لٹریچر سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان سب سے ملاقات کی۔ پروفیسر سونارپو نے بدوران گفتگو اس بات کا اعتراف فرمایا کہ مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق آپ کی رائے کہ یہ کسی ایک لیڈر کی قیادت میں آئے بغیر ممکن نہیں، بہت معقول ہے۔

انڈونیشیا میں ہر جگہ "حلال بالحلال" کی تقریب منعقد کی جاتی ہے۔ جس میں مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ان تقریبات میں مذہبی تقاریر بھی ہوتی ہیں۔ اس قسم کی تقریب جوگجاکرتا سے ایک صد میل دور ایک قصبہ میں بھی منائی گئی۔ اس قصبہ پر سکول اور ہسپتال کی وجہ سے عیسائیوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ عیسائی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے بہت سے مسلم نوجوان عیسائی بن گئے ہیں۔ گو ان کے والدین ابھی تک مسلمان ہیں۔ اتفاقاً جوگجاکرتا کے ایک خادم کو اس قصبہ کے ہسپتال میں ملازمت ملی۔ اس نے وہاں مسلمانوں کی تنظیم قائم کی۔ اور منتظمین سے اجازت لے کر "حلال بالحلال" کی تقریب کے انعقاد کا انتظام کیا۔ جس کی وجہ سے مسلمان نوجوانوں میں ایک قسم کی بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ تقریب میں اور اس سے قبل خاکسار نے رسالہ میثاق الاسلام کے کئی نسخے اور بیسیوں کتب تقسیم کیں۔ الحمد للہ یہ تقریب بہت کامیاب رہی میری تقریر کے وقت ۲۰۰ کے قریب افراد موجود تھے۔

قرآن کریم کے انڈونیشین ترجمہ کی تصحیح کا کام میرے سپرد کیا گیا تھا۔ یہ کام تقریباً ختم ہو چکا ہے اور دوسری جلد اشاعت کے لئے تیار ہے۔ تیسری جلد بھی ۱۹۷۹ء کے نصف اول میں اشاعت کے لئے دے دی جائے گی۔ انشاء اللہ

مکرم مولوی سفنی ظفر احمد صاحب مبلغ سورابایا حال تاسکملایا کی رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

خاکسار ۲۱ جون ۱۹۷۸ء کو جزیرہ مادورہ کے تبلیغی دورہ پر گیا۔ جہاں نیا مشن کھولا گیا۔ اور ایک معاون مبلغ مقرر کیا گیا۔ مشن ہاؤس میں ۱۴ احباب سے جن میں ایک کیپٹن پولیس ایک ایڈووکیٹ اور دو علماء شامل تھے ملاقات کی۔ انہوں نے وفات مسیح کے متعلق بعض سوالات دریافت کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ اور وفات مسیح کا ثبوت قرآن کریم سے دیا گیا۔

۲۸ جون ۱۹۷۸ء کو انہی احباب کی دوبارہ ملاقات ہوئی۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ان سے تبادلہ خیال ہوا۔ اس گفتگو کے نتیجہ میں ان کے اور ہمارے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا ہو گئے ہیں اور انہوں نے مزید تحقیق کا وعدہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی راہ نمائی فرمائے۔

قصبہ گریسک (GRESIK) میں چار افراد اور شہر میڈین (MEDIAN) میں دو غیر مبائع احباب کو تبلیغ کی گئی۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ انہیں جماعت کا لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

گزشتہ رمضان المبارک میں دو دفعہ قصبہ (SUDIARJO) میں جو شہر سورابایا سے پندرہ میل دور ہے۔ نماز تراویح پڑھانے اور درس قرآن مجید دینے کا موقعہ ملا۔ درس القرآن میں روزہ کے فوائد اور حکمتیں بیان کی گئیں۔ جس کے بعد سوالات کئے گئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ رمضان المبارک کے دنوں میں ہماری مسجد میں ظہر عصر اور عشاء کی نمازوں کے وقت خاص رونق رہی، ہر نماز کے بعد تبلیغی اور تربیتی گفتگو کا موقعہ ملتا رہا۔

۱۱ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ایک عورت (جس کا بیٹا پہلے ہی احمدی ہو چکا ہے) نے احمدیت قبول کی۔ جزیرہ مادورہ میں ایک شخص بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوا رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک غیر مبائع خاندان (میاں بیوی اور دو بچے) نے خلافت سے وابستگی اختیار کی۔ ان کی استقامت اور تقویت ایمان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مولوی محی الدین شاہ صاحب مبلغ گاروت مغربی جاوا لکھتے ہیں۔

۳ مئی ۱۹۷۸ء کو ایک احمدی گھرانہ میں عقیقہ کی تقریب پر خاکسار نے دس منٹ تقریر کی جس میں میاں بیوی میں باہمی محبت اور اولاد کی تعلیم و تربیت اور جماعت احمدیہ کے مقاصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس تقریب میں ۲۰ کے قریب غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ تقریب کے بعد اجتماعی طعام کا انتظام کیا گیا۔ جس کے اختتام پر اجتماعی دعا کی گئی۔

جماعت احمدیہ ضلع تاسک ملایا کے زیر اہتمام ۱۶ اگست سے ۲۱ اگست تک احمدیہ ہال میں کتب سلسلہ کی نہایت شاندار اور بارونق نمائش ہوئی۔ اس نمائش کے افتتاح سے پہلے اس ہال میں بوقت ۸ بجے شب نزول قرآن پاک کی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے قرآن کریم کی عظمت و فضیلت پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اس تقریب میں ایک صد غیر از جماعت دوست شریک ہوئے۔ تقریر کے بعد فلم جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۷۷ء دکھائی گئی۔

نماز عید کے موقعہ پر چار سو سے زیادہ افراد مسجد میں موجود تھے جن میں سے ایک بڑی تعداد غیر از جماعت احباب کی تھی۔ جنہوں نے خطبہ عید بڑی دلچسپی اور غور سے سنا۔

ان دنوں میں بہت سے دوستوں کو پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ خاکسار اپنی اہلیہ کے ساتھ بہت سے احمدی اور غیر از جماعت دوستوں کے گھروں میں بھی گئے۔

بیعتیں

پاگاؤ بسان میں جماعت احمدیہ گاروت کی ایک شاخ ہے۔ چھ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ یہ گاؤں گاروت شہر سے ۲۰ میل دور واقع ہے۔ اس میں ۱۹۷۰ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ ایک خوبصورت اور پختہ مسجد موجود ہے۔ جماعت ۶۰ کے قریب مرد و زن پر مشتمل ہے۔ اور شدید مخالفت کے باوجود ترقی کر رہی ہے۔

تعلیم و تربیت

ماہ رمضان المبارک میں احباب جماعت کی تعلیم و تربیت باقاعدہ جاری رہی اور روزانہ نماز تراویح میں ۱۲۵ سے ۱۵۰ تک احباب و خواتین شامل ہوتے رہے۔ نماز تراویح کے بعد درس القرآن ہوتا رہا۔ بیسیوں غیر از جماعت مرد و زن نماز تراویح اور درس القرآن میں شامل ہوتے رہے۔

مکرم مولوی منصور احمد صاحب مبلغ کوناموباگو اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

علاقہ کے مختلف لوگوں کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کی گئیں۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ غیر از جماعت دوستوں کی دعوت پر ان کی مختلف تقریبات میں شمولیت کی گئی۔ ان تقریبات میں مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ اور ان سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔

۲۴ جولائی ۱۹۷۸ء کو مسجد احمدیہ موتوبوئی لیسار میں معراج نبوی کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاکسار نے اسراء و معراج کی حقیقت پر تقریر کی اور اسی موضوع سے متعلق اور احمدیت پر مختلف اعتراضات کے جواب دیئے۔

خاکسار نے علاقہ کے خدام سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کی تعلیم سے متعلق واقفیت بہم پہنچائی۔ جماعت کے قیام کی غرض و غایت سے آگاہ کیا۔

علاقہ کے اہم افراد سے انفرادی اور اجتماعی ملاقات کر کے جماعت کے عقائد کی وضاحت کی۔

جماعت کے چھوٹے اور بڑے افراد کی تربیت کے سلسلہ میں ہفتہ واری اجلاس منعقد کئے جاتے رہے۔ اور انہیں اس بات کی تلقین کی جاتی رہی کہ وہ جماعت کا لٹریچر خود بھی پڑھیں۔ اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

رمضان المبارک کے مبارک ایام میں ۱۸ اور ۲۰ اگست کو تربیتی جلسے منعقد کئے گئے اور روزہ کی اہمیت اور فلسفہ سے احباب کو آگاہ کیا گیا۔ نماز تراویح کا انتظام کیا گیا۔ جن میں غیر از جماعت مرد اور عورتیں بھی شامل ہوتی رہیں، تراویح کے بعد قرآن کریم اور احادیث نبویہ کا درس دیا جاتا رہا جس سے دوستوں نے استفادہ کیا۔

کوناموباگو سے میرا تبادلہ UJUNG PANDANG کر دیا گیا۔

روانگی سے چند روز قبل خاکسار نے علاقہ کی بعض شخصیتوں سے ملاقات کی۔ لوکل پارلیمنٹ کے سکرٹری سے ملاقات کی۔ انہوں نے جماعت سے متعلق ہمدردانہ اور نیک خیالات کا اظہار کیا۔ اور فرمایا میں گو احمدی نہیں ہوں لیکن جماعت کے متعلق جب بھی کوئی مسئلہ حکومت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تو میں جماعت کی پوری مدد کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ کیونکہ جب انڈونیشیا کی آزادی کا اعلان ہوا۔ اس وقت ہمارے علاقہ کے لوگوں کو آزادی کی اہمیت اور اس کی غرض و غایت کا علم نہیں تھا۔ اس وقت آپ کی جماعت کے مسٹر یحییٰ نیتو ہی پہلے شخص تھے جنہوں نے لوگوں کے سامنے ملک کی آزادی کی غرض و غایت بیان کی۔ ان دنوں جابجا جلسے منعقد کئے جاتے رہے اور لوگوں کو خطاب کرنے کے لئے مسٹر یحییٰ نیتو سے درخواست کی جاتی۔ ان کے کارنامے ہم فراموش نہیں کر سکتے۔

تبادلہ کے سلسلہ میں ۲۱ ستمبر ۱۹۷۸ء کو کوناموباگو سے منادو (MANADO) پہنچا۔ سفر کی تھکاوٹ محسوس کرنے کی وجہ سے پانچ دن وہاں ٹھہرنا پڑا۔ اس دوران میں نے شہر کے اہم افراد سے ملاقات کی۔ بعض پولیس افسروں اور یونیورسٹی کے بعض پروفیسروں سے بھی ملاقات کی اور انہیں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ ۲۶ ستمبر کو منادو سے اوجنگ پنڈنگ بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوا۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد بخیریت تمام منزل مقصود پر پہنچا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہاں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین (باقی)

اعلان نکاح

مورخہ ۹ فروری ۱۹۷۹ء (بروز جمعہ) کو مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں میری بیٹی عزیزہ فوزیہ عباسی بنت مکرم افتخار احمد صاحب عباسی کا نکاح عزیزم عبدالقادر بابر ابن میاں عبدالرحمن صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔

عزیزم عبدالقادر بابر مکرم جناب مرزا محمد حسین صاحب مرحوم جیسے قدیم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ جملہ قارئین سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے موجب خیر و برکت بنا لے اور یہ شادی مثمر ثمرات حسنہ ہو آمین۔ اپریل ۱۹۷۹ء میں دولہا دلہن عازم کینیڈا ہو رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سفر و حضر میں اپنی امان میں رکھے۔ اور دین و دنیا میں کامیابی عطا فرمائے آمین

(سکینہ عباسی سیکرٹری خدمت خلق لجنہ اماء اللہ لاہور)

درخواست دعا: والد بزرگوارم حکیم محمد صدیق صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

بشیر احمد صدیقی محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خون کا تحفہ

خدمتِ خلق کا ایک نادر ذریعہ

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) فضل عمر ہسپتال ربوہ

موجودہ دور میں میڈیکل سائنس کی حیرت انگیز ترقی کے نتیجہ میں بہت سی ایسی امراض کا علاج دریافت ہو چکا ہے جن کے متعلق پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ ناقابلِ علاج ہیں۔ ٹائیفائیڈ، ٹی بی، نمونیہ اور دیگر مہلک امراض کا علاج اب بہت آسان ہو چکا ہے۔ سرجری نے بھی موجودہ زمانہ میں نہایت قابلِ قدر ترقی کی ہے اب دل اور دماغ کے ایسے نازک اپریشن بھی کئے جاتے ہیں جن کا کچھ عرصہ پہلے تصور بھی مشکل تھا۔

بلڈ ٹرانسفیوژن (Blood Transfusion) یعنی ضرورت مند مریض کے جسم میں کسی صحت مند انسان کا خون داخل کرنا بھی طبی سائنس کا محیر العقول کارنامہ ہے اس کے نتیجہ میں لاکھوں ایسے مریض اور زخمی بچائے جا چکے ہیں جو موت کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ اور جن کا بچنا اس سے قبل اگر ناممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور تھا۔

انتقالِ خون کا تصور تو بہت پرانا ہے لیکن انسانی خون کے بارہ میں نامکمل معلومات اور دیگر فنی مشکلات کی بناء پر اس کا عمل میں لانا ناممکن تھا۔ سب سے پہلے ۱۶۶۷ء میں فرانس کے بادشاہ لوئس پانزدہم کے ذاتی معالج Dr. Jean Baptist Denys. نے ایک مریض بچے کے جسم میں بھیڑ کا خون داخل کیا تھا لیکن انسانی خون کے بارہ میں وہ بنیادی تحقیقات جس کے نتیجہ میں انتقالِ خون کا عمل ممکن ہوا۔ ۱۹۰۱ء میں مکمل ہوئی جبکہ انسانی خون کے بنیادی گروپ دریافت ہوئے۔ عملی طور پر ان معلومات سے وسیع پیمانہ پر جنگِ عظیم اوّل میں استفادہ کیا گیا اور دوسری جنگِ عظیم میں جب خون کو لمبے عرصہ کے لئے ذخیرہ کرنے کا عمل بھی معلوم کر لیا گیا تھا پہلی بار بلڈ بنک (Blood Bank) قائم ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں بھی اب مریض کے جسم میں خون منتقل کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے اور بہت سے ضرورت مند مریض اس انتظام سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

یہاں یہ امر بیان کرنا ضروری ہے کہ پاکستان میں تقریباً ہر جگہ ڈاکٹروں، اور طبی اداروں کو یہ دقت پیش آ رہی ہے کہ لوگ خون دینے سے بہت گھبراتے ہیں۔ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ اگر خون دیا جائے تو ایسی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ انتہائی نازک مرحلے پر مریض کے قریب ترین رشتہ دار بھی اپنے عزیز کے لئے خون دینے سے کتراتے ہیں۔ ہمارے پاس جب بھی کوئی ایسا مریض لایا جاتا ہے جس کو خون کی ضرورت ہو تو عام طور پر مریض کے رشتہ دار خود خون دینے کی بجائے یہ کہتے ہیں کہ ہم پیسے دینے کو تیار ہیں۔ ہمیں خون خرید کر دیا جائے۔

اس ذہنیت کے نتیجہ میں ہمارے ملک میں خون فروخت کرنے والوں کا ایک پیشہ ور طبقہ پیدا ہو گیا ہے جو عموماً نکمے چرسی اور نشہ باز قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور وہ چند سال میں اپنا خون بار بار دے کر موت کے منہ میں جا پہنچتے ہیں۔ پیشہ ور لوگوں کا خون مریضوں کے لئے چنداں مفید نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ کمزور جسم کا کمزور اور سرخ ذرات سے خالی خون ہوتا ہے۔

خون دینے میں یہ ہچکچاہٹ جہالت اور کم علمی اور کسی حد تک بزدلی کی بناء پر ہوتی ہے۔ میڈیکل سائنس اس حقیقت کو ثابت کر چکی ہے کہ ایک عام انسانی جسم میں پانچ ہزار سی سی خون ہوتا ہے۔ اس میں سے اگر کسی وجہ سے اس کا ۱۰ فیصد یعنی ۵۰۰ سی سی خون ضائع ہو جائے تو ایک نارمل جسم اس کمی کو بارہ گھنٹے سے بھی پہلے پورا کر لیتا ہے۔ جب کوئی شخص کسی مریض کے لئے خون دینے کو تیار ہوتا ہے تو اس سے ایک وقت میں چار سو سے پانچ سو سی سی تک خون نکالا جا سکتا ہے اس لحاظ سے خون دینا کسی صورت میں بھی صحت کے لئے نقصان دہ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ محض وہم کا نتیجہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں چونکہ ہر شخص کو اس حقیقت سے واقف کرایا جاتا ہے اس لئے وہاں بھی ہسپتالوں میں ضرورت مند مریضوں کے لئے خون کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ ان کے بلڈ بنک ہمیشہ خون سے بھرے رہتے ہیں۔

میں نوجوان مردوں اور عورتوں سے خاص طور پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ ضرورت پڑنے پر خون دینے سے قطعاً گھبرایا نہ کریں۔ جب خدانخواستہ آپ کے کسی عزیز کو خون کی ضرورت پیش آئے تو کوشش کریں کہ اپنے ہی عزیزوں سے یہ ضرورت پوری ہو اور اگر ایک قدم اور آگے بڑھ کر محض للہ مخلوق خدا کی ہمدردی کے لئے غیر رشتہ دار ضرورت مند مریضوں کے لئے اپنا خون پیش کریں تو یہ بات خدمتِ خلق اور ایثار کی بہترین مثال ہوگی۔ آپ کی معمولی قربانی سے اگر کسی جاں بلب مریض کی جان بچ جائے تو اس سے بڑی اور کیا نیکی ہو سکتی ہے۔ وہ مریض صحت یاب ہو کر آپ کو دعائیں بھی دے گا اور تا حیات آپ کا احسان مند رہے گا۔

اپریشن کے دوران، اپریشن کے بعد حادثات کے نتیجہ میں جب مریض کا بہت سا خون ضائع ہو گیا ہو۔ شدید طور پر جل جانے کی صورت میں، خون کی بعض بیماریوں مثلاً لیوکیمیا اور شدید زہریلے کیڑوں کے کاٹنے کی صورت میں جب مریض کے پورے خون کو بدلنا پڑتا ہے، اسی طرح جسم کی ہڈیاں ٹوٹ جانے کی صورت میں جب خون رگوں سے نکل کر کسی جگہ جمع ہو جاتا ہے، مریض کو اس کے گروپ کی مناسبت سے وقت پر خون دے کر اس کی قیمتی زندگی کو بچایا جا سکتا ہے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہی فضلِ عمر ہسپتال میں انتقالِ خون کا انتظام کروایا گیا ہے۔ اس انتظام کو مفید اور نافع الناس بنانے کے لئے تمام اہالیانِ ربوہ خاص طور پر خدام سے تعاون کی امید کرتا ہوں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے ہر شخص ضرورت پڑنے پر اپنا خون پیش کرے گا اور ایسی ضرورت تقریباً روزانہ ہی پیش آ رہی ہے۔

(مرسلہ۔ شعبہ خدمتِ خلق
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نماز میں لذت اور سرور تلاش کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذت اور سرور نہ ہو۔ لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔۔۔۔۔۔

پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو؟ میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آ جاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسی سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذت حاصل ہو تو میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۳)

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریم جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کر دیتا ہے

تحریک جدید کے چوالیسویں سال کے کچھ وعدے ابھی ایفاء نہیں ہوئے جس کے نتیجہ میں چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ بقدر پندرہ لاکھ روپیہ مقرر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ابھی تک وصول نہیں کیا جاسکا۔ ہر جماعت کے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ مقامی جائزہ لے کر بقایا رقم سو فیصد وصول فرمائیں اور مشاورت سے پہلے مرکز میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں کیونکہ احمدی کریم ہوتا ہے اور کریم ایفاء عہد کا پورا پورا خیال رکھتا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اطفال الاحمدیہ کے قیام کا مقصد

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں نے جماعت کو کچھ عرصہ سے تین مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جماعت کا سارا زور اور اس کی طاقت اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں صرف ہو اسلامی عقائد کے قیام میں مشغول ہو جائے اور اعمالِ خیر کی ترویج میں اس کی تمام مساعی صرف ہونے لگ جائیں۔ جماعت کے یہ تین اہم ترین حصے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ ہیں۔"

(الفضل ۱۱ر اکتوبر ۱۹۴۴ء)

کیا اطفال الاحمدیہ بھی دوسرے حصوں کی طرح اپنا مقصد پورا کر رہے ہیں؟ والدین ناظمین اطفال اور قائدین توجہ فرمائیں۔

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد محلہ دار الصدر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۵۶ے صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۳۸/۲۴۹۰ روپے موجود ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ جنہیں رقم مذکور والد صاحب مرحوم کے حصہ جائیداد کے سلسلہ میں ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان کو ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) مکرم حکیم محمد یعقوب صاحب (۲) مکرم محمد صادق صاحب (۳) مکرم محمد اسلم صاحب پسران مرحوم (۴) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ دختر مرحوم

لہذا استدعا ہے کہ رقم مذکور ناظم صاحب تشخیص جائیداد کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ولادت

عزیزم بشارت احمد صاحب کارکن نظارت خدمت درویشاں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دو بچوں کے بعد پہلی بچی مورخہ ۱۸/۳/۶۹ کو عطا فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ نومولودہ کا نام بشریٰ نعیمہ تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ بشریٰ نعیمہ کو نیک صالحہ، لمبی عمر پانے والی، خادمہ دین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(مختار احمد ہاشمی نظارت خدمت درویشاں)

افسوسناک وفات

برادرم مکرم ولایت علی صاحب کے فرزند اکبر اور خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم یا نت علی مبارک ۲۳ر مارچ ۶۹ء کو بعمر ۱۹ سال دریائے چناب میں ڈوب کر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم بہت مخلص، ملنسار، محنتی اور سعادت مند نوجوان تھے۔ اپنے حسن اخلاق اور عمدہ صفات کی وجہ سے اپنے ماحول میں ہر دلعزیز تھے جماعتی اور دینی کاموں میں بڑے شوق سے شامل ہوتے۔

عزیز مرحوم کی وفات کے وقت ان کے والد مکرم ولایت علی صاحب بسلسلہ روزگار بیرون ملک مقیم تھے اور تدفین کے دوسرے روز ربوہ پہنچے اپنے لخت جگر کی وفات کی خبر انہوں نے غریب الوطنی میں سنی جس کی وجہ سے ان کے لئے یہ صدمہ بہت زیادہ تھا۔ مرحوم کی والدہ اور چھوٹے بہن بھائیوں نے صبر کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا۔

دوسرے دن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی

قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔ جنازہ میں جہاں اہل ربوہ کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی وہاں احباب ربوہ نے کثیر تعداد میں مرحوم کے گھر جا کر لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور اس کے جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(ارشد پرویز۔ ایم ایس سی۔ ساہیوال حال ربوہ)

رسالہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید ماہ مارچ ۶۹ء حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے تاریخی کرام کو پہنچ چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو رسالہ نہ ملا ہو تو اطلاع کر دیں۔ دوبارہ بھجوا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ!

کچھ دوستوں کے ذمہ پرچے کا چندہ واجب الادا ہے انہیں فرداً فرداً یاددہانی بطور نوٹس کرائی جارہی ہے۔ اگر اس نوٹس کے باوجود بھی چندہ کی ادائیگی نہ ہوئی تو مجبوراً ہمیں ایسے دوستوں کا رسالہ بند کرنا پڑے گا۔

رسالہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے ایسے دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ کی رقم کی ادائیگی جماعت کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر کر کے ہمیں اطلاع دیں تاکہ رسالہ جاری رہے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

یہ گھڑی کس کی ہے؟

جلسہ سالانہ کے موقع پر "مسجد مہدی" سے ایک گھڑی ایک بچے کو ملی تھی جو اس نے بعد میں ہمیں پہنچائی ہے۔

جس دوست کی یہ گھڑی ہو وہ نشانی بتا کر اور درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر گھڑی منگوا لیں۔

(مقصود احمد جٹ پوسٹ آفس چک ۲۴ جھڑاڑ وایہ کلدر ڈ ضلع سانگھڑ سندھ)

درخواست دعا۔ میرے والد محترم بوجہ پیرانہ سالی مختلف عوارض میں مبتلا ہیں احباب ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

کوثر۔ کوثر ٹی سٹال اقصیٰ روڈ ربوہ)

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کیلئے کوشش فرمادیں!
(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)